سوال

(378) نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب انسان پڑھ رہا ہو۔ اور اس کے آگے سے کوئی انسان گزر جائے تو کیا اس سے اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور سے نماز کو دوبارہ پڑھنا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کے آگے سے کسی مرد کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی بلکہ علماء کے صحیح قول کے مطابق تین چیزوں میں سے کسی ایک کے گزرنے کی صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور وہ تین چیزیں ہیں:

1۔ بالغ عورت 2۔ سیاہ رنگ کا کتا اور۔ 3۔ گدھا

نبی کرکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

«يقطع صلاة المرا لمسلم إذا لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فإنه يقطع صلاته الحمار والمرأة والكلب الأسود قلت يا أبا ذر ما بال الكلب الأسود من الكلب الأحمر من الكلب الأصفر؟ قال: الكلب الأسود شيطان» (510/265)

''جب پالان کی کیلی (پالان کے پچھلے طرف والی لکڑی) کے مانند مسلمان آدمی کے سامنے سترہ نہ ہو تو پھر عورت۔ گدھا۔ اور کالا کتا آگے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کالے رنگ کے اور سرخ وپیلے رنگ کے کتے میں فرق کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔''

مقصود یہ ہے کہ علماء کے صحیح قول کے مطابق ان تین اشیاء میں سے اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو اس سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ آدمی کے آگے سے گزرنے سے اس کے ثواب میں کمی ہوجاتی ہے۔ لہذا اگر ممکن ہو تو اسے آگے سے گزرنے سے منع کرنا چاہیے۔ گزرنے والے کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ کسی نمازی کے آگے سے گزرے کیونکہنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه المصلي» (صحیح بخاری)

''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو یہ علم ہو کہ اس سے اسے کس قدر گناہ ہوتا ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنا اس کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت بہتر

ہو۔''

نمازی کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب وہ نماز پڑھے تو اپنے آگے سترہ رکھ لے اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے بلکہ اسے منع کرے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذا صلى أحدكم إِلى شيء يستره من الناس، فأراد أحد أن يجتاز بين يديه فليدفعه، فإِن أبى فليقاتله، فإِنما هو شيطان"». (صحیح بخاری)

''جب کوئی شخص لوگوں سے سترہ کر کے نماز ادا کر رہا ہو۔ اور کوئی اس سے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اسے منع کرے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی میں بھی دریغ نہ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

سنت اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے سے آگے سے گزرنے والے کو منع کرے خواہ وہ ان تین مذکورہ بالا چیزوں کے علاوہ کوئی اور چیز ہو خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بشرط یہ کہ اسے آسانی کے ساتھ روکنا ممکن ہو لیکن اگر وہ غالب آکر گزر جائے تو اس کی نماز کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مسلمان کے لئے سنت یہ ہے کہ جب وہ نماز پڑھے تو اس کے آگے کوئی چیز بطور سترہ ہو مثلاً آگے کرسی رکھ لے یا زمین میں نیزہ گاڑ لے۔ یا دیوار ہو یا مسجد کے ستونوں میں سے کوئی ستون ہو۔ اگر گزرنے والے سترہ کے پیچھے سے گزریں تو اس سے نماز کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور اگر وہ سترہ اور نمازی کے درمیان میں سے گزریں تو پھر انھیں منع کیا جائے گا اور اگر گزرنے والا عورت یا گدھا یا کالا کتا ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی یعنی جب ان تینوں میں سے کوئی ایک چیز نمازی کے آگے سے گزرے اور اس نے سترہ نہ رکھا ہو اور اس کے اور نمازی کے درمیان تین ہاتھ یا اس سے بھی کم فاصلہ ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر یہ دور سے گزریں کہ فاصلہ تین ہاتھ سے زیادہ ہو تو پھر نماز کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کعبہ میں نماز ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور مغربی دیوار کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ رکھا اس سے علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ سترہ کی مسافت تین ہاتھ ہے اور قطع کے معنی باطل ہونے کے ہیں۔ جب کہ جمہور کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کمال ختم ہو جاتا ہے۔ جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور اگر آدمی فرض نماز ادا کر رہا ہو۔ تو اسے دوہرانا لازم آئے گا۔ (شیخ ابن بازؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد 1

صفحہ نمبر 351

محدث فتویٰ